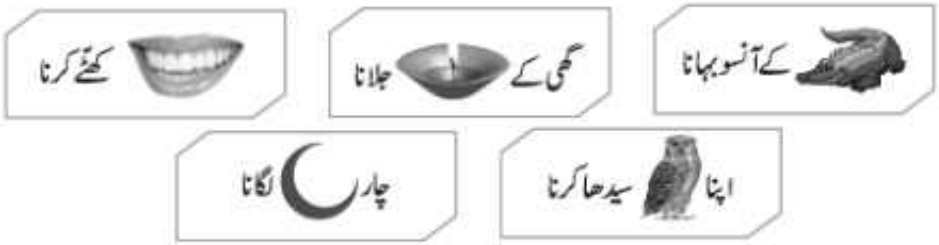
خراب ہوئی ہوں کوئی میری طرف دیکھتا بھی نہیں۔ میری سب لوگوں سے گزارش ہے کہ چیزوں کی قدر کرنا سیکھیں اور ان کا خیال رکھا کریں تاکہ وہ جلدی خراب نہ ہو جائیں۔ اور جب وہ خراب ہو جائیں تو ان کو اس طرح نظر انداز نہ کر دیا کریں جیسے وہ کبھی فائدے مند رہی ہی نہیں تھیں۔

۱۱۔ دیے ہوئے محاورات کے معانی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔



محاورے	معانی	جملے
مگرمچھ کے آنسو بہانا	جھوٹ موٹ کا رونا	اسلم کا کوئی اعتبار نہیں، وہ بات بات پہ مگرمچھ کے آنسو بہانے لگتا ہے۔
گھی کے چراغ جلانا	خوشی منانا	بیٹے کی واپسی پہ ماں نے گھر میں گھی کے چراغ جلائے۔
دانت کھٹے کرنا	شکست دینا	ہماری فوج نے دشمن کے دانت کھٹے کر دیے۔
اپنا الو سیدھا کرنا	اپنا فائدہ سوچنا	ایسے شخص کو خود غرض کہتے ہیں جو ہر کام میں صرف اپنا الو سیدھا کرے۔
چار چاند لگانا	رونق بڑھانا	سرکس کے آنے سے میلے میں چار چاند لگ گئے۔

۱۲۔ اپنے صوبے یا شہر کے کسی تاریخی مقام کے بارے میں دس سے پندرہ جملوں پر مشتمل ایک مضمون لکھیں۔ اس میں کم از کم تین محاورات کا بھی استعمال کریں۔

میں صوبہ پنجاب کے شہر ساہیوال کے قریب رہتا ہوں۔ ہمارے گھر سے تھوڑی دور ہڑپہ شہر آتا ہے۔ ہڑپہ شہر بہت پرانا شہر ہے۔ جس جگہ اس وقت شہر آباد ہے اس کے نواح میں آج سے ہزاروں سال پہلے ایک اور شہر آباد تھا۔ پرانے شہر کا نام ہڑپہ تھا۔ ایک سو سال پہلے یہاں کھدائی کی گئی تو پرانی عمارتوں کے آثار ملے۔ بعد میں پتہ چلا کہ یہاں پورا شہر آباد تھا تو کسی وقت میں غرق ہو گیا۔ یہاں بسنے والے لوگ بہت ترقی یافتہ تھے۔ ان کے گھر پکی اینٹوں سے بنے تھے۔ نہانے کے لیے حمام بنائے گئے تھے۔ کھلی کھلی گلیاں اور بازار تھے۔ گندے پانی کو نکالنے کے لیے باقاعدہ نظام بنایا گیا تھا۔ آج اس جگہ پہ پرانے شہر کے کھنڈر ہیں اور ایک میوزیم بھی بنایا گیا ہے۔ میوزیم میں اس جگہ کی کھدائی کے دوران ملنے والی چیزیں رکھی گئی ہیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۳۔ ایک کتابچہ تیار کریں۔ اس میں پاکستان کے چاروں صوبوں، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر میں موجود مشہور تاریخی عمارتوں کی تصویریں چسپاں کر کے ان کے نیچے ان کے نام لکھیں۔ بعد ازاں کمرا جماعت میں اس کی نمائش کا اہتمام کریں۔

بچے پاکستان کے چاروں صوبوں، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر کی مشہور عمارتوں کی تصویریں حاصل کریں اور ان پر مبنی ایک کتابچہ تیار کریں۔

۱۴۔ ایک دعوت نامہ تیار کریں اور اپنے دوست کو اسکول میں ہونے والے ثقافتی میلے میں شرکت کی دعوت دیں۔

بچے درج ذیل نمونے کے مطابق دعوت نامہ تیار کریں:

عزیز دوست محمد علی

السلام علیکم!

ہمارے اسکول میں اگلے ہفتے ایک ثقافتی میلا منعقد ہو رہا ہے جس میں ہم مختلف طرح کے لباس پہن کر حصہ لیں گے۔ میں آپ کو بھی اس میلے میں شامل ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔ اس میلے میں شامل ہو کر میلے کی رونق دوبالا کریں۔

پروگرام ان شاء اللہ!

تاریخ: ۱۵ جولائی ۲۰۲۲ء بروز جمعہ

وقت: صبح ۹ بجے تا سہ پہر ۳ بجے

مقام: آفاق گرامر اسکول

ریلوے روڈ ساہیوال

پابندی وقت سمجھ دار لوگوں کی نشانی ہے۔

منجانب

عدنان طفیل

سبق نمبر ۱۹

سینڈی بنا مسافر ہوا کا

مشق

اہم الفاظ

۱۔ دیے ہوئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ویرانی	بربادی، اُجاڑپن	رُخ	سمت، جانب
لجاجت	عاجزی، منّت سماجت	آب وتاب	چمک دمک
خالق	پیدا کرنے والا	تھکن	تھکاوٹ

بچے اوپر دیے ہوئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

میرے کرنے کے کام

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب چن کر خالی جگہ پر کریں۔

سینڈی کے دوست کا نام ___کینڈی___ تھا۔ (اینڈی / کینڈی)

اِنسان اور چرند پرند سب ___گرمی سے___ بے حال تھے۔ (سردی سے / گرمی سے)

سینڈی کا سر زور سے ___زمین سے___ ٹکرایا۔ (درخت سے / زمین سے)

قطرے بادلوں کے ___دامن میں___ آنکھیں بند کیے اُونگھ رہے تھے۔ (بازوؤں میں / دامن میں)

کینڈی سُنی اَن سُنی کر کے ___بادل___ پر لیٹ کر آرام کرنے لگا۔ (بادل / پھول)

۳۔ سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

ہوا نے سب بادلوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے اس زور سے آپس میں ٹکرایا کہ سب قطرے چکرا کر رہ گئے۔	✓
انسان، حیوان، پرندے اور درخت سب بہت اُداس تھے۔	✗
سینڈی نے مسکرا کر پودے کی طرف دیکھا اور محبّت سے اسے گلے لگا لیا۔	✓
سُورج کے پوری آب وتاب سے چمکنے کی دیر تھی کہ قطرے جہاں بھی تھے ٹھنڈے ہونا شروع ہو گئے۔	✗
سینڈی کی دِل چسپ اور مُتاثر کن کہانی سن کر سب نے اُسے شاباش دی۔	✓

۴۔ دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) سینڈی کیوں اداس ہو گیا تھا؟

جواب: سینڈی اس لیے اداس ہو گیا کیونکہ وہ ابھی مزید کھیلنا چاہتا تھا مگر اس کا دوست کھیلنے پہ راضی نہیں تھا۔

(ب) پودے نے سینڈی سے کیا کہا اور پھر اس نے کیا کیا؟

جواب: پودے نے سینڈی سے کہا کہ آؤ دوست میں تمھارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ مجھے پانی کی ضرورت ہے۔

(ج) داناقطرے نے سینڈی سے کیا کہا؟

جواب: داناقطرے نے اسے سمجھایا کہ دوبارہ زمین پر جانے کا وقت نہیں ہوا۔ جب اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دے گا تو ہم زمین پر جائیں گے۔

(د) اگر آپ سینڈی کی جگہ ہوتے تو پودے کی مدد کیسے کرتے؟

جواب: اگر میں سینڈی کی جگہ ہوتا تو میں اپنے باقی ساتھیوں کو بھی بلا لیتا اور پودے کی ضرورت پوری کرتا۔

(ہ) ایک طالب علم کی حیثیت سے آپ دوسروں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟

جواب: ہم پڑھائی میں ساتھیوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ کسی کو سیدھا راستا دکھا سکتے ہیں۔ کسی کو کتاب، کاپی یا پنسل وغیرہ کی ضرورت ہو تو وہ دی جا سکتی ہے۔

بات سے نکلے بات

۵۔ آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ دوسروں کی مدد کن کن طریقوں سے کی جا سکتی ہے۔

بچے درج ذیل نکات ذہن میں رکھ کر آپس میں بات چیت کر سکتے ہیں:

دوسروں کی مدد بہت سے طریقوں سے کی جا سکتی ہے۔ ایک طالب علم کی حیثیت سے ہم پڑھائی میں ساتھیوں کے مسائل حل کر کے ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے پاس اگر اضافی کاپی، پنسل، شارپنر یا ریزر ہو اور کسی کو ضرورت ہو تو اسے یہ چیز دے کر ہم اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ کسی کو سیدھا راستا دکھا کر ہم اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ آپس میں پیسے اکٹھے کر کے کسی ضرورت مند کی مدد کر سکتے ہیں۔

۶۔ دی ہوئی تصویروں سے متعلق کہانی بنائیں اور کمرا جماعت میں سنائیں۔ کہانی کا کوئی اچھا سا عنوان اور اخلاقی سبق بھی تجویز کریں۔



بچے ان تصویروں کو غور سے دیکھیں اور ان کی مدد سے ایک کہانی بنائیں۔ نمونے کے طور پر ایک کہانی نیچے دی جا رہی ہے۔ بچے اسے پڑھیں اور اس سے ملتی جلتی کہانی اپنے الفاظ میں بنانے کی مشق کریں:

کسی محلے میں سبزی بیچنے والا آیا کرتا تھا۔ کچھ دن ہوئے وہ سبزی دینے نہ آیا۔ ایک دن محلے والوں نے سوچا کہ سبزی والے کی خبر لی جائے۔ محلے کے آخر میں سبزی والا اپنے گھر میں رہتا تھا۔ جب محلے والے وہاں پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ تیز بارشوں کی وجہ سے سبزی والے کا مکان گر چکا ہے۔ انھیں سبزی والے کی

غیر حاضری کی وجہ معلوم ہوگئی۔انھوں نے مل جل کر چندہ جمع کیااوران پیسوں سے سبزی والے کے گھر کی مرمت کروادی۔اس طرح سبزی والے کی پریشانی ختم ہوگئی اوراس نے پھر سے سبزی فروخت کرنی شروع کردی۔

اس کہانی کا عنوان ''دوسروں کی مدد'' ہو سکتا ہے۔اس سے ہمیں یہ اخلاقی سبق ملتا ہے کہ ہمارے ارد گرد اگر کوئی مصیبت کا شکار ہو جائے تو ہمیں مل جل کر اس کی مدد کرنی چاہیے۔

قواعد سیکھیں

۷۔درست حروف شرط و جزا لکھ کر جملے مکمل کریں۔

- جب بارش ہوگی تب ہریالی ہوگی۔
- اگرچہ اُس نے محنت کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔
- جو نیکی کرتا ہے سو اس کا صلہ پاتا ہے۔
- جوں ہی بس اسٹاپ پر پہنچی تو مسافروں کی بھیڑ لگ گئی۔

۸۔دیے ہوئے الفاظ میں سے سابقے اور لاحقے الگ الگ کر کے لکھیں اوران کی مدد سے دو دو الفاظ بنائیں۔



سابقے	الفاظ	
عالی	عالی جاہ	عالی ظرف
بلا	بلا اجازت	بلا روک ٹوک
یک	یک دم	یک زبان
بے	بے آسرا	بے غم

لاحقے	الفاظ	
یاب	صحت یاب	کام یاب
باز	گپ باز	جاں باز
زار	گل زار	ریگ زار
فروش	پھل فروش	سبزی فروش

لفظوں کا کھیل

۹۔ دی ہوئی تصویریں دیکھیں اور ان سے متعلقہ چار چار گروہی الفاظ لکھیں۔






اسکول	ہسپتال	سفر	اللہ کا گھر
کمرا جماعت	ڈاکٹر	پٹری	نماز
طلبہ	نرس	انجن	قرآن مجید
کتابیں	دوا	سواریاں	عبادت

پڑھنا سیکھیں

۱۰۔ دیا ہوا واقعہ درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں اور اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک نیک دِل عورت گاڑی میں سفر کر رہی تھی۔ راستے میں اُس کی نظر ایک چھوٹے سے لڑکے پر پڑی جو ننگے پاؤں پیدل چل رہا تھا۔ عورت کو لڑکے پر ترس آیا۔ اُس نے ڈرائیور سے کہا: ''اس بچّے کو گاڑی میں بٹھالو، اس کا کرایہ میں ادا کروں گی۔'' ڈرائیور نے ایسا ہی کیا۔ کُچھ سال بعد ایک امیر آدمی گاڑی پر سوار تھا۔ اُسے راستے میں ایک بُوڑھی عورت دِکھائی دی، جو پیدل چل رہی تھی۔ امیر آدمی نے پہلی نظر میں بُوڑھی عورت کو پہچان لیا۔ اُسے اپنے بچپن کا واقعہ یاد آ گیا، جب اس نیک عورت نے اُسے ننگے پاؤں چلتے دیکھ کر گاڑی میں بِٹھا لیا تھا۔ امیر آدمی نے فوراً گاڑی روکی اور اُس بُوڑھی عورت کو بٹھالیا۔ بُوڑھی عورت نے امیر آدمی کا شکریہ ادا کیا اور دُعا دی۔ امیر آدمی نے اُسے یاد دِلاتے ہوئے بتایا کہ میں وہی بچّہ ہوں، جس کو کئی سال پہلے آپ نے ننگے پاؤں چلتے دیکھ کر گاڑی میں بِٹھایا تھا اور اس کا کرایہ ادا کیا تھا۔

بچے اوپر دیا ہوا واقعہ روانی کے ساتھ پڑھیں۔ پڑھتے ہوئے درست تلفظ کا خاص خیال رکھیں اور بعد میں اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ مثال کے طور پر بچے درج ذیل طریقے سے یہ واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک عورت گاڑی میں سفر کر رہی تھی اور اس نے ایک بچے کو پیدل چلتے دیکھا۔ عورت نے بچے کا کرایہ ادا کر دیا۔ کچھ سال بعد وہی عورت پیدل چل رہی تھی اور وہ بچہ بڑا ہو کر گاڑی میں سفر کر رہا تھا۔ اس نے عورت کو دیکھا تو اسے گاڑی میں بٹھالیا۔

کچھ نیا لکھیں

۱۱۔ دیے ہوئے اشاروں کی مدد سے کہانی بنا کر لکھیں۔

چیونٹی کا دریا پر پانی پینے جانا _____

_____ چیونٹی کا دریا میں گر جانا _____

ایک فاختہ کا چیونٹی کی مدد کرنا _____ شکاری کا جنگل میں آنا

_____ شکاری کا فاختہ پر نشانہ باندھنا _____

چیونٹی کا شکاری کے پاؤں پر کاٹنا _____ فاختہ کی جان بچ جانا۔

اخلاقی سبق: _____

چیونٹی اور فاختہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک چیونٹی دریا کے کنارے پانی پینے آئی۔ اچانک پانی کا تیز ریلا آیا اور وہ پانی میں گر گئی۔ قریب تھا کہ وہ پانی میں ڈوب جاتی کہ ایک فاختہ نے اسے دیکھ لیا۔ فاختہ نے اس کے قریب پانی میں ایک پتا پھینک دیا۔ چیونٹی پتے پر چڑھ گئی۔ فاختہ نے پتا اٹھایا اور اسے پانی سے باہر نکال لائی۔ یوں فاختہ نے چیونٹی کی جان بچالی۔ کچھ دن گزرے تو جنگل میں ایک شکاری آنکلا۔ اس نے دیکھا کہ فاختہ درخت پر اکیلی بیٹھی ہے۔ فاختہ شکاری سے بے خبر تھی۔ شکاری نے اپنی بندوق سے فاختہ کا نشانہ لگایا۔ وہ گولی چلانے ہی لگا تھا کہ وہی چیونٹی قریب سے گزری۔ اس نے جلدی سے آکر شکاری کے پاؤں پر کاٹ لیا۔ گھبراہٹ میں شکاری کے ہاتھ سے بندوق چل گئی مگر گولی کا نشانہ غلط ہو گیا۔ گولی کی آواز سن کر فاختہ اپنے گھونسلے سے اڑ گئی۔ یوں چیونٹی نے فاختہ کے احسان کا بدلہ اس کی جان بچا کر اتار دیا۔

سچ کہتے ہیں کہ کر بھلا، ہو بھلا۔ یعنی اگر آپ کسی کے ساتھ بھلائی کریں گے تو وہ بھی بدلے میں آپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا۔

۱۲۔ اگر آپ کو کوئی ماورائی قوت مل جائے تو آپ کس طرح سے دوسروں کے کام آئیں گے؟ چند جملوں میں لکھ کر بتائیں۔

اگر مجھے کوئی خصوصی قوت مل جائے تو سب سے پہلے تو میں بھوکوں کو کھانا کھلانے کا بندوبست کروں گا۔ میں یہ حساب لگاؤں گا کہ کہاں کہاں ایسے لوگ موجود ہیں جنھیں کھانے کو کچھ نہیں ملا۔ میں ایسے لوگوں کی مدد کروں گا اور اپنی ماورائی قوت کے ذریعے سے انھیں کھانا کھلاؤں گا۔

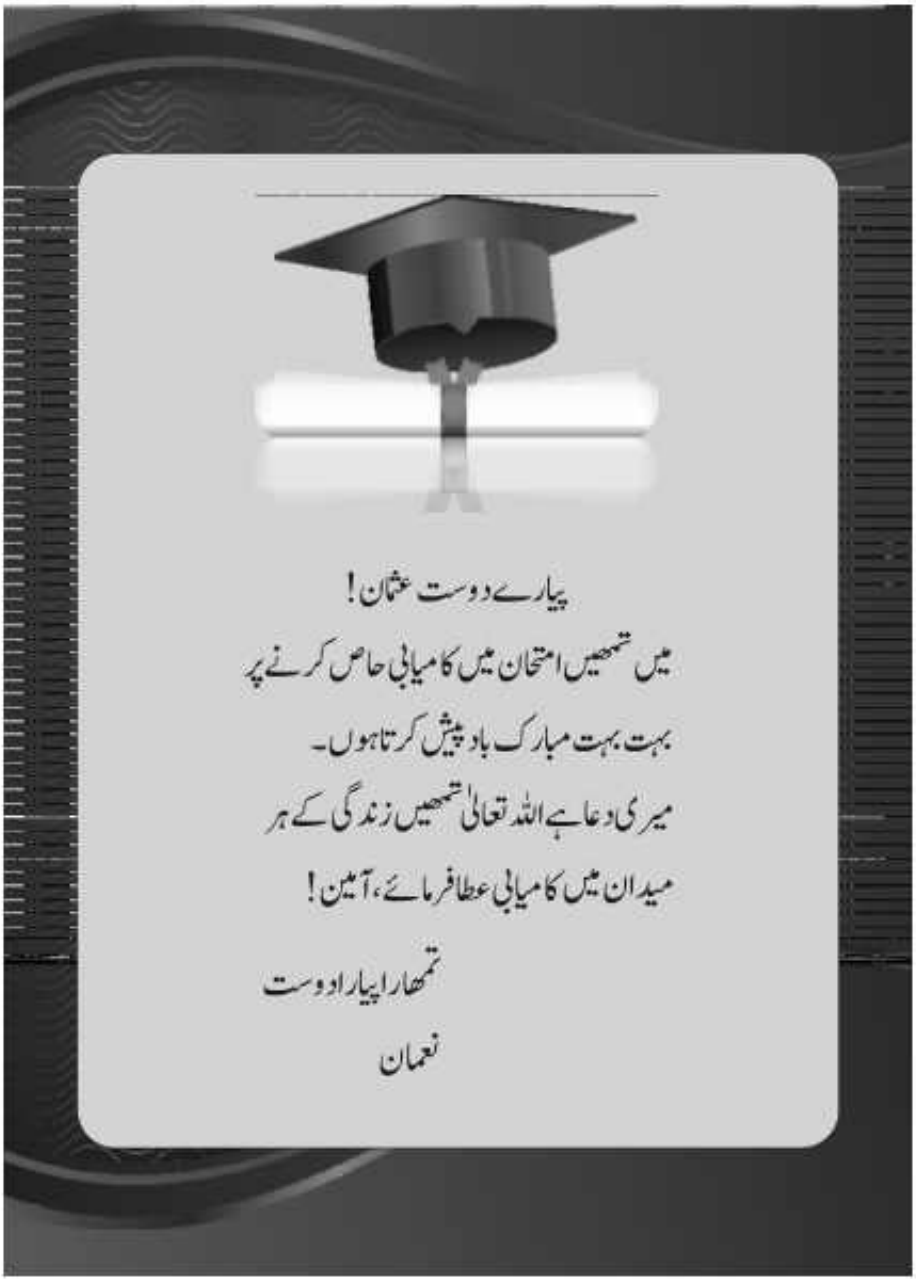
ہمارے کرنے کے کام

۱۳۔ کہانی "سینڈی بنا مسافر ہوا کا" کو ڈرامے کی صورت میں کمرا جماعت میں پیش کریں۔

بچے سبق میں شامل کہانی غور سے پڑھیں اور اس میں دیے ہوئے کرداروں کے مطابق روپ دھار کر اس سبق کو ڈرامے کی صورت میں پیش کریں۔ ایک بچہ سینڈی بن جائے، ایک اس کا دوست کینڈی۔ بعد میں پانچ سات بچے اسٹیج پر آ کر ایک دوسرے سے کھیلنے لگ جائیں۔ پھر جب وہ زمین پر آئیں تو ایک بچہ پھول بن جائے اور سینڈی کو مدد کی درخواست کرے۔ اس طرح تیاری کر کے یہ ڈرامہ تیار کریں۔

۱۴۔ اپنے دوست کو امتحان میں کامیابی کی مبارک باد دینے کے لیے چارٹ اور رنگوں کی مدد سے خوب صورت سا کارڈ بنائیں۔ اس پر نیک خواہشات کا اظہار کریں اور دوست کو پیش کریں۔

بچے اوپر دی ہوئی ہدایت کے مطابق چارٹ اور رنگوں کی مدد سے خوب صورت سا ایک کارڈ بنائیں اور اس پر نیک خواہشات کا اظہار کر کے اپنے دوست کو پیش کریں۔



جائزہ-۴

سننا/بولنا

۱۔ دی ہوئی کہانی غور سے سنیں اور سوالوں کے زبانی جواب دیں۔

تیز ہَوا چل رہی تھی۔ چھوٹے چھوٹے درخت اِدھر اُدھر جُھوم رہے تھے لیکن ایک بڑا درخت بڑے غرور سے اکڑا کھڑا تھا۔ وہ چھوٹے درختوں اور جھاڑیوں کو دیکھ کر اُن پر ہنسنے لگا اور بولا: ''دیکھو مجھے، میں تو اپنی جگہ پر کھڑا ہوں۔ کوئی چیز مجھے اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتی۔ تم جیسے کمزور درختوں اور جھاڑیوں کو ہَوا جب چاہے اُکھاڑ کر پھینک دے۔''

بڑے درخت کی باتیں سُن کر چھوٹے چھوٹے درختوں کو بہت غُصّہ آیا مگر وہ خاموش رہے۔ اتنے میں آندھی کی رفتار تیز ہوگئی۔ مضبوط درخت زیادہ دیر تک آندھی کا مُقابلہ نہ کر سکا اور ٹُوٹ کر گر گیا۔ جب کہ چھوٹے چھوٹے درخت اور جھاڑیاں اپنی جگہ پر کھڑے رہے۔ جب آندھی تھمی تو سب نے دیکھا کہ بڑا درخت جسے بہت غرور تھا، ٹُوٹ کر گر چکا تھا جب کہ چھوٹے درخت اور جھاڑیاں اپنی اپنی جگہوں پر موجود تھے۔

بچے اوپر دی ہوئی کہانی غور سے سنیں اور سوالوں کے جواب دیں۔

سوالات:

بڑا درخت چھوٹے چھوٹے درختوں اور جھاڑیوں کو دیکھ کر کیوں ہنسنے لگا تھا؟

جواب: بڑا درخت اس بات پر ہنس رہا تھا کہ چھوٹے درختوں کو ہوا ادھر سے ادھر ہلا رہی تھی مگر وہ اپنی جگہ پر کھڑا تھا۔

بڑے درخت نے چھوٹے درختوں سے کیا کہا؟

جواب: بڑے درخت نے چھوٹے درختوں سے کہا کہ میں مضبوط ہوں اس لیے اپنی جگہ پہ کھڑا ہوں جبکہ تم کمزور ہو اسی لیے ہوا تمھیں ادھر سے ادھر ہلا رہی ہے۔

بڑے درخت کا کیا انجام ہوا؟

جواب: آندھی کی وجہ سے بڑا درخت ٹوٹ کر گر گیا۔

اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں غرور نہیں کرنا چاہیے اور دوسروں کو خود سے کم تر نہیں سمجھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہر چیز میں حکمت چھپی ہوئی ہے۔ کسی کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے۔

۲۔ دی ہوئی تصویروں سے متعلق کہانی بنائیں اور سنائیں۔



احمد نے ایک دن ریڑھی والے سے گول گپے لے کر کھالیے۔ ریڑھی والے عام طور پر چیزیں ڈھانپ کر نہیں رکھتے اور ان پر مکھیاں بیٹھتی رہتی ہی۔ گول گپے کھانے کے بعد احمد کے پیٹ میں درد شروع ہو گیا۔ ابو جان اسے ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے احمد کو سمجھایا کہ اس نے باہر سے جو گول گپے کھائے تھے انھی کی وجہ سے پیٹ میں درد ہے۔ احمد نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ باہر سے چیزیں لے کر نہیں کھائے گا۔

پڑھنا

۳۔ دی ہوئی عبارت درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں۔

نبوت کے تیرھویں برس جب مُسلمان مکّہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ پہنچے تو اس وقت وہاں کے لوگ ایک معاملے میں سخت پریشانی کا شکار تھے۔ پورے علاقے میں پینے کے پانی کے جتنے کُنویں تھے، سب کا پانی تُرش تھا۔ صرف ایک کُنواں ایسا تھا جس کا پانی پینے کے قابل تھا۔ اس کُنویں کا مالِک ایک یہودی تھا، جو مُسلمانوں کو بہت مہنگے داموں پانی فروخت کرتا تھا۔ مُسلمانوں نے اس بات کی شِکایت نبی کریم ﷺ سے کی۔ سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اکٹھے ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو اس کُنویں کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے؟ ایسا کرنے پر اللہ تعالیٰ اُسے جنّت میں چشمہ عطا کرے گا۔'' یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کُنواں یہودی سے خرید کر مُسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

بچے اوپر دی ہوئی عبارت درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں۔

قواعد

۴۔ دیے ہوئے حروف میں سے حروف ندا، استعجاب، استفہام اور افسوس الگ الگ کریں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

کیوں | اور | لوگو | افوہ | سُبحان اللہ | ہائے ہائے | ارے واہ | و | کب | مُسلمانو

حروف ندا	جملے
لوگو	لوگو! میری بات غور سے سنو۔
مسلمانو	مسلمانو! اللہ کا حکم مانو۔

حروف استعجاب	جملے
سبحان اللہ	سبحان اللہ! کیسا خوب صورت منظر ہے۔
ارے واہ	ارے واہ! تم نے تو کمال کر دکھایا۔

حروف استفہام	جملے
کیوں	تم نے اسے کیوں گالی دی ہے؟
کب	یہ حادثہ کب ہوا؟

حروف افسوس	جملے
افوہ	افوہ! ہم پھر ہار گئے۔
ہائے ہائے	ہائے ہائے! امجد کے ساتھ بہت برا ہوا ہے۔

۵۔ دیے ہوئے غلط جملوں کو درست کر کے لکھیں۔

غلط جملے	درست جملے
میں نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھی۔	میں نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا۔
یہ ماہ رمضان کا مہینا ہے۔	یہ رمضان کا مہینا ہے۔
بے فضول باتیں نہ کیا کرو۔	فضول باتیں نہ کیا کرو۔

۶۔ دیے ہوئے سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے دو دو الفاظ بنائیں۔



سابقے	الفاظ	
اَن	ان جان	ان پڑھ
پس	پس ورق	پس پشت

لاحقے	الفاظ	
دار	دکان دار	کتاب دار
مند	دولت مند	عقل مند

لکھنا

۷۔ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے ہم کیا کیا اقدامات کر سکتے ہیں؟دس سے پندرہ جملوں پر مشتمل مضمون لکھ کر بتائیں۔

ہم جہاں رہتے ہیں وہ ہمارا ماحول کہلاتا ہے۔ہمارے ارد گرد جتنی چیزیں ہیں وہ ہمارے ماحول میں آتی ہیں۔زمین،پانی،درخت،گھر سب کچھ ہمارے ماحول کا حصہ ہیں۔صفائی ایمان کا حصہ ہے۔ہم جہاں بھی رہیں ہمیں صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ہمیں کوڑا کرکٹ ادھر ادھر نہیں پھینکنا چاہیے۔کوڑے کو ہمیشہ کوڑے دان میں ڈالنا چاہیے۔پانی ضائع نہیں کرنا چاہیے۔اسی طرح پودوں اور درختوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔جہاں جہاں ممکن ہو نئے پودے اور درخت لگانے چاہییں۔

۸۔گلاب کا پھول بہت اداس ہے۔بہت عرصے سے اس کا دوست بادل اس سے ملنے نہیں آیا۔باغ میں ہر کوئی غم گین ہے۔آپ پھول کی اپنے دوست بادل کے نام خط لکھنے میں مدد کریں اور بتائیں کہ سب اسے کتنا یاد کر رہے ہیں۔

باغ جناح،لاہور

پیارے دوست بادل

السلام علیکم!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔میں بھی ٹھیک ٹھاک ہوں اور تمھیں شدت سے یاد کر رہا ہوں۔ باغ میں باقی سب لوگ بھی تمھیں بہت یاد کرتے ہیں۔اتنے دن ہو گئے ہیں تم ہم سے ملنے ہی نہیں آئے۔کیا بات ہے تم ہم سے ناراض تو نہیں ہو گئے؟جو بھی ہے بس جلدی سے ایک بار آجاؤ اور ہم سب سے مل جاؤ۔سبھی پودے تم سے ملنے کو بے چین ہیں۔

مجھے امید ہے تم جلد ہی ہم سے ملنے آؤ گے۔

فقط تمھارا دوست

گلاب کا پھول

۹۔اگر آپ بادل ہوتے اور ہوا آپ کو ادھر سے ادھر اڑائے پھرتی تو آپ کیسا محسوس کرتے؟چند جملوں میں لکھ کر بتائیں۔

اگر میں بادل ہوتا اور آسمانوں میں اڑتا پھرتا تو یقیناً مجھے بہت اچھا محسوس ہوتا۔میں اوپر سے زمین کو دیکھتا اور زمین میں بسنے والے لوگوں کو دیکھتا۔مجھے یہ سب کچھ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی۔میں کبھی ایک جگہ ہوتا اور کبھی اڑ کر کسی نئی جگہ پہنچ جاتا۔میرا جہاں دل کرتا میں وہاں چلا جاتا۔جہاں گرمی سے لوگ بے حال ہو رہے ہوتے وہاں میں بارش برسا دیتا اور یوں وہاں کا موسم اچھا ہو جاتا۔

سبق نمبر ۲۰

خضر کا کام کروں

مشق

اہم الفاظ

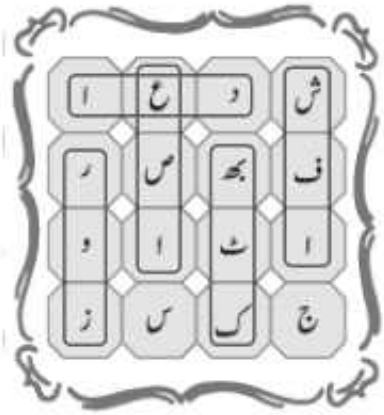
۱۔ دیے ہوئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ناتوانی	کم زوری	ضِیا	روشنی
شِفا	علاج، صحت یابی	ضعیف	بُوڑھا
بھٹکنا	راہ سے بے راہ ہونا، بہکنا	عَصا	لاٹھی

بچے اوپر دیے ہوئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے ہوئے الفاظ معمے میں سے تلاش کر کے ان کے گرد دائرہ لگائیں۔ نیز نظم میں سے ان الفاظ کے حامل مصرعے بھی لکھیں۔





الفاظ	مصرعے
دُعا	دکھ میں ملتے ہوئے لب کی میں دعا بن جاؤں
عَصا	ان ضعیفوں کے سہارے کو عصا بن جاؤں
بھٹک	جب مسافر کہیں رستے سے بھٹک جائے کوئی
روز	ناتوانی سے جو ہر روز جھکے جاتے ہیں
شِفا	کوئی بیمار اگر دل ہو تو شفا بن جاؤں

۳۔ نظم کے مطابق درست الفاظ لکھ کر مصرعے مکمل کریں۔

درد جس دِل میں ہو اس دِل کی ____ دوا ____ بن جاؤں

دُور منزل ____ سے اگر راہ میں تھک جائے کوئی

خضر کا کام کروں، ____ راہ نما ____ بن جاؤں

اُف! وہ آنکھیں کہ ہیں ____ بینائی ____ سے محروم کہیں

عُمر کے بوجھ سے جو ____ لوگ ____ دَبے جاتے ہیں

۴۔ دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) شاعر نے کس دل کے درد کی دوا بننے کی خواہش کا اظہار کیا ہے؟

جواب: جس دل میں درد ہو شاعر نے اس کی دوا بننے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

(ب) ''خضر کا کام کروں، راہ نما بن جاؤں'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضرت خضرؑ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور ان کا کام بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستا دکھانا ہے۔ شاعر نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ حضرت خضرؑ کی طرح دوسروں کو راستا دکھانے والا بن جائے۔

(ج) شاعر کن آنکھوں کے لیے نور و ضیا بننا چاہتا ہے؟

جواب: ایسی آنکھیں جو دیکھ نہیں سکتیں، شاعر ان آنکھوں کے لیے روشنی بننے کی دعا مانگ رہا ہے۔

(د) اگر آپ کو کوئی مجبور شخص ملے تو آپ اس کی مدد کیسے کریں گے؟

جواب: اگر مجھے کوئی مجبور شخص ملے تو اسے جس چیز کی ضرورت ہو گی میں کوشش کروں گا کہ اسے وہ چیز مہیا کر سکوں۔

(ہ) اس نظم کا کون سا شعر آپ کو سب سے زیادہ پسند آیا اور کیوں؟

جواب: مجھے اس نظم کا یہ شعر سب سے زیادہ پسند آیا ہے:

عمر کے بوجھ سے جو لوگ دبے جاتے ہیں

ناتوانی سے جو ہر روز جھکے جاتے ہیں

ان ضعیفوں کے سہارے کو عصا بن جاؤں

مجھے یہ شعر اس لیے سب سے زیادہ پسند آیا ہے کہ اس میں بزرگوں کی مدد کرنے اور ان کا سہارا بننے کی دعا کی گئی ہے۔ ہمیں اپنے بزرگوں کا احترام کرنا چاہیے اور ان کی مشکلیں دور کرنی چاہییں۔

بات سے نکلے بات

۵۔ نظم ''خضر کا کام کروں'' میں شاعر نے مختلف حالات اور معاملات میں جن کیفیات اور احساسات کا ذکر کیا ہے ان سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

بچے درج ذیل نکات کو ذہن میں رکھ کر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں:

اس نظم میں شاعر نے مختلف احساسات کا ذکر کیا ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہا ہے کہ لوگوں کے دل کے درد کی دوا بن جائے اور لوگ درد کی حالت میں اس سے مدد حاصل کریں۔ اگر کوئی راستا بھول جائے تو اسے سیدھی راہ دکھائے۔ اسی طرح اگر کوئی دیکھ نہیں سکتا تو اس کی مدد اور رہنمائی کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ دعا کرتا ہے کہ جو لوگ عمر بڑھ جانے کی وجہ سے کمزور ہو جاتے ہیں میری خواہش ہے کہ میں ان کی مدد کروں اور ان کا سہارا بن جاؤں۔

۶۔ فرض کریں کہ امتحان سر پر ہیں۔ آپ کا کوئی ہم جماعت ساتھی بیمار ہونے کی وجہ سے امتحانات کی تیاری نہیں کر سکا۔ آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ اس کی مدد کیسے کریں گے۔

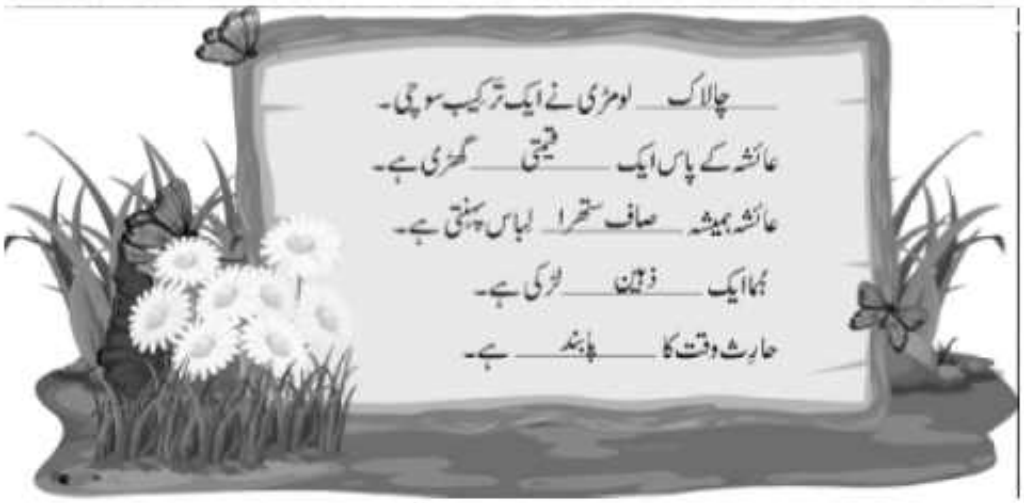
بچے درج ذیل نکات کی مدد سے بات چیت کر سکتے ہیں:

اگر میرے کسی ساتھی نے بیمار ہونے کی وجہ سے امتحانوں کی تیاری نہیں کی تو میں ہر ممکن طریقے سے اپنے ساتھی کی مدد کروں گا۔ میں اسے سبق یاد کرواؤں گا۔ جن سوالوں کی اسے سمجھ نہیں آ رہی یا جو اسباق اس نے اسکول میں نہیں پڑھے تھے وہ میں اسے پڑھا دوں گا۔ اس کے علاوہ میں اپنے ساتھی کو حوصلہ بھی دوں کہ وہ دل چھوٹا نہ کرے اور ہمت سے تیاری کرے، انشاءاللہ وہ پاس ہو جائے گا۔

قواعد سیکھیں

۷۔ درست اسم صفت لکھ کر جملے مکمل کریں۔

صاف ستھرا	ذہین	قیمتی	پابند	چالاک



۸۔ دیے ہوئے جملے غور سے پڑھیں۔ ماضی شکیہ کے جملوں کے سامنے (✓) اور ماضی تمنائی/شرطیہ کے جملوں کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

آندھی آئی ہوگی۔	✓
کاش میں تھوڑا پہلے آ جاتا۔	✗
زاہد کیلا کھا رہا تھا۔ یہ چھلکا اسی نے پھینکا ہوگا۔	✓
اگر تم وقت پر آتے تو ہم بازار جا سکتے تھے۔	✗
عمر نے نماز پڑھ لی ہوگی۔	✓

لفظوں کا کھیل

۹۔ دیے ہوئے اعداد کے مطابق خالی جگہ میں درست حرف لکھ کر لفظی گنتی مکمل کر کے لکھیں۔

۶۱	ا ● ک ● س ● ٹھ	اکسٹھ
۶۹	ا ● ن ● ہ ● ت ● ت ● ر	انہتّر
۷۲	ب ● ہ ● ت ● ت ● ر	بہتّر
۷۹	ا ● ن ● ا ● س ● ی	اناسی
۸۴	چ ● و ● ر ● ا ● س ● ی	چوراسی
۸۷	س ● ت ● ا ● س ● ی	ستاسی
۹۳	ت ● ر ● ا ● ن ● و ● ے	ترانوے
۹۹	ن ● ن ● ا ● ن ● و ● ے	ننانوے

پڑھنا سیکھیں

۱۰۔ دیے ہوئے اشعار درست تلفظ، لے، آہنگ اور روانی سے پڑھیں اور ان کا مفہوم بتائیں۔

بنوں کمزور لوگوں کا سہارا
دکھی لوگوں کو دوں ہر دم دِلاسا

ہمیشہ عِلم سے رکھوں میں اُلفت
کِتابوں سے سدا رکھوں مَحبّت

بُرائی سے سدا لڑتا رہوں میں
بھلا ہر کام ہی کرتا رہوں میں

کروں ماں باپ کی دِل سے میں خِدمت
رکھوں اُستاد سے اپنے مَحبّت

(محمد شرف الدین ساحل)

بچے اوپر دیے ہوئے اشعار درست تلفظ، لے، آہنگ اور روانی سے پڑھیں۔ بچے ان اشعار کو سمجھ کر ان کا مفہوم بھی بتائیں۔ نمونے کے طور پر بچے درج ذیل طریقے سے ان اشعار کا مفہوم بتائیں:

پہلے شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہا ہے کہ وہ کمزور لوگوں کا سہارا بن جائے اور جو لوگ دکھ میں ہیں انھیں تسلی دینے والا بن جائے۔ دوسرے شعر میں وہ دعا مانگ رہا ہے کہ وہ ہمیشہ برائی سے لڑتا رہے اور اچھے اچھے کام کرتا رہے۔ تیسرے شعر میں شاعر کی خواہش ہے کہ اسے ہمیشہ علم سے محبت رہے اور کتابیں اسے پسند رہیں۔ آخری شعر میں شاعر دعا مانگ رہا ہے کہ وہ اپنے والدین کی دل سے خدمت کرے اور اپنے استادوں سے پیار کرے۔

کچھ نیا لکھیں

۱۱۔ اپنے والدین کے بارے میں نیک تمناؤں کا اظہار کریں اور چند جملوں میں لکھ کر بتائیں کہ آپ ان کے لیے ان دعاؤں کی قبولیت کیوں چاہتے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ میرے والدین ہمیشہ سلامت رہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہمیشہ اچھی صحت کی نعمت سے مالامال رکھے۔ میری یہ بھی تمنا ہے کہ میری وجہ سے میرے والدین کو کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ میں ہمیشہ ان کی عزت کرتا رہوں، ان کی خدمت کرتا رہوں اور ہمیشہ ان کا کہنا مانوں۔ میں اپنے والدین کے لیے ان دعاؤں کی قبولیت اس لیے چاہتا ہوں کیونکہ والدین کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ ان کی وجہ سے ہم اس دنیا میں آئے ہیں۔ جب ہم چھوٹے تھے تو والدین ہی نے ہماری دیکھ بھال کی، ہمیں کھانے پینے کو دیا، ہمارے آرام کا خیال رکھا۔ اب ہم بڑے ہو گئے ہیں تو ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم ہمیشہ اپنے والدین کے آرام کا خیال رکھیں۔ انھیں تنگ نہ کریں۔ ان کا کہنا مانیں۔ ہماری وجہ سے انھیں کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔

۱۲۔ سات سے دس جملوں میں لکھ کر بتائیں کہ مختلف مسائل اور مشکلات کے شکار لوگوں کی آپ کیسے مدد کر سکتے ہیں۔

مختلف مسائل کے شکار لوگوں کی مدد مختلف طریقوں سے کی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی راستے سے بھٹک گیا ہے اور اسے سیدھا راستا نہیں مل رہا تو اسے سیدھا راستا دکھا کر ہم اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ اسی طرح کسی کا بوجھ اٹھا کر ہم اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ کسی غریب اور بے سہارا شخص کو ہم کھانا کھلا کر اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ کسی مستحق کے لیے پیسے جمع کر کے ہم اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ اسی طرح کچھ ادارے بنے ہوئے ہیں جو مشکلات کے شکار لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ ہم پیسے جمع کر کے ان اداروں کے حوالے کر سکتے ہیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی پریشانی دور کر سکیں۔

۱۳۔ نظم ''خضر کا کام کروں'' میں سے اپنے پسندیدہ اشعار خوش خط لکھیں۔ نیز ان کا مفہوم بھی لکھیں۔

مجھے اس نظم میں سے یہ اشعار سب سے زیادہ پسند آئے ہیں:

عمر کے بوجھ سے جو لوگ دبے جاتے ہیں

ناتوانی سے جو ہر روز جھکے جاتے ہیں

ان ضعیفوں کے سہارے کو عصا بن جاؤں

ان اشعار کا مفہوم یہ ہے کہ جن لوگوں کی عمر بڑھ جاتی ہے اور بڑی عمر میں ان کی کمر جھک جاتی ہے یعنی وہ کمزور ہو جاتے ہیں تو ان بزرگوں کے سہارے کے لیے میں لاٹھی بن جاؤں۔ یعنی میں ان بزرگوں کا سہارا بن جاؤں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۴۔ ''گداگری ایک معاشرتی مسئلہ ہے'' کے موضوع پر ایک تقریر تیار کریں اور کمرا جماعت میں ساتھیوں کے سامنے پیش کریں۔ اپنی تقریر میں محاورات، اشعار اور اقوال زریں کا موثر استعمال کریں۔

بچے اوپر دیے ہوئے موضوع سے متعلق ایک تقریر تیار کریں اور کمرہ جماعت میں پیش کریں۔ بچے اس تقریر میں سب سے پہلے یہ بتائیں کہ گداگری کا مطلب ہوتا ہے بھیک مانگنا۔ بھیک مانگنا ایک معاشرتی مسئلہ بن چکا ہے۔ جگہ جگہ لوگ بھیک مانگتے نظر آتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ حقیقت میں مستحق ہوتے ہیں جبکہ بعض لوگ محنت مزدوری سے جی چرا کر بھیک مانگنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان میں سے جو مستحق افراد ہوتے ہیں ان کی مدد کریں اور باقی لوگوں کو محنت مزدوری کرنے کی تلقین کریں۔ اگر گداگری کی روک تھام نہیں کی جائے گی تو پھر بھیک مانگنے والوں کی تعداد بڑھتی جائے گی۔ حکومت کو بھی چاہیے کہ ان بے سہارا اور غریب لوگوں کے لیے روزگار پیدا کرے تاکہ وہ محنت مزدوری کر کے عزت کی روٹی کھا سکیں۔

سبق نمبر ۲۱

بے مثل ہے جس کی قدرت

مشق

اہم الفاظ

۱۔ دیے ہوئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گردش کرنا	چکر لگانا	مدار	چکر لگانے کا راستہ یا دائرہ
دُشوار	مُشکل	بِگاڑ	خرابی
مُنجمد	جما ہوا	اِزحد	بے حد

بچے اوپر دیے ہوئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

میرے کرنے کے کام

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

- بچوں کو فلم دکھائی گئی:

ا۔ زمین سے متعلق　　ب۔ سورج سے متعلق　　ج۔ چاند سے متعلق　　د۔ کائنات سے متعلق

- ہماری زمین سورج کے گرد اپنا ایک چکر پورا کرتی ہے:

ا۔ ۳۶۲ دنوں میں　　ب۔ ۳۶۱ دنوں میں　　ج۔ ۳۶۵ دنوں میں　　د۔ ۳۵۶ دنوں میں

- چاند کی گردش کے مطابق مکمل ہونے والے سال کو کہتے ہیں:

ا۔ قمری سال　　ب۔ شمسی سال　　ج۔ انگریزی سال　　د۔ عربی سال

- نظام شمسی کا مرکز ہے:

ا۔ سورج　　ب۔ چاند　　ج۔ ستارے　　د۔ سیارے

- زمین کا تین چوتھائی حصہ مشتمل ہے:

ا۔ پانی پر　　ب۔ خشکی پر　　ج۔ پہاڑوں پر　　د۔ صحراؤں پر

۳۔ سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو اربوں، کھربوں کہکشاؤں سے تشکیل دیا ہے۔	✓
سُورج ایک ستارہ ہے۔	✓
سیاروں کی اپنی روشنی اور حرارت ہوتی ہے۔	✗
سیارے جسامت میں ستاروں سے بڑے ہوتے ہیں۔	✗
سُورج کے گرد مختلف سیارے اپنے اپنے مدار میں گردش کرتے رہتے ہیں۔	✓

۴۔ دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) نظام شمسی سے کیا مراد ہے؟

جواب: نظام شمسی کا مطلب ہے؛ سورج کا نظام۔ سورج، سیاروں اور سیارچوں سے مل کر جو نظام بنتا ہے اسے نظام شمسی کہتے ہیں۔

(ب) سیارے اور ستارے میں کیا فرق ہے؟

جواب: ستاروں کی اپنی روشنی اور حرارت ہوتی ہے اور یہ سیاروں سے جسامت میں بڑے ہوتے ہیں۔ سیاروں کی اپنی روشنی نہیں ہوتی اور یہ ہر وقت گردش میں رہتے ہیں۔

(ج) صرف زمین ہی پر زندگی کیوں ممکن ہے؟

جواب: زمین سورج سے مناسب فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے اور نہ ہی زیادہ سردی۔ اس کے علاوہ زمین پر پانی اور آکسیجن بھی موجود ہیں۔ اسی وجہ سے زمین پر زندگی ممکن ہے۔

(د) ہماری زمین جس کہکشاں کا حصہ ہے، اس کا کیا نام ہے؟

جواب: ہماری زمین جس کہکشاں کا حصہ ہے اسے ملکی وے کہتے ہیں۔

(ہ) دن اور رات کا بدلنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی حکمت ہے، کیسے؟

جواب: اگر ہر وقت صرف دن ہی رہتا تو ہم ٹھیک طرح سے آرام نہ کر پاتے۔ اسی طرح اگر ہر وقت رات رہتی تو ہم ٹھیک طرح سے کام نہ کر پاتے۔ اللہ تعالیٰ نے دن کام کرنے کے لیے بنایا ہے اور رات آرام کرنے کے لیے۔ دن اور رات کا بدلنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی حکمت ہے۔

بات سے نکلے بات

۵۔ دی ہوئی عبارت توجہ سے سنیں اور آخر میں سوالوں کے زبانی جواب دیں۔

سُورج کے بے شُمار فائدے ہیں۔ اس سے ہمیں روشنی اور حرارت ملتی ہے۔ اگر سُورج سے روشنی نہ ملتی تو دن کے وقت بھی ہر طرف اندھیرا ہوتا۔ اس کی حرارت اور روشنی سے اناج، سبزیاں اور پھل پکتے ہیں، جو ہماری خوراک ہیں۔ اس کی حرارت کی بدولت پہاڑوں پر موجود برف پگھلتی ہے، جس کی وجہ سے دریاؤں میں پانی آجاتا ہے۔ یہ پانی پینے کے علاوہ کھیتوں کو سیراب کرنے کے کام بھی آتا ہے۔ اسی طرح سُورج کی حرارت سے دریاؤں اور سمندروں کا پانی بھاپ بن کر اوپر اُٹھ جاتا ہے۔ بُلندی پر ہوا کے دباؤ کی کمی کی وجہ سے جب درجہ حرارت کم ہوجاتا ہے تو یہ بھاپ ننھے ننھے قطروں کا رُوپ اختیار کر لیتی ہے۔ پانی کے یہی قطرے بعد میں بارش بَن کر برستے ہیں، جن سے کھیت اور باغات سرسبز و شاداب ہوجاتے ہیں۔

بچے اوپر دی ہوئی عبارت درست تلفظ اور روانی کے ساتھ پڑھیں۔ دوسرے بچے یہ عبارت توجہ سے سنیں اور پھر ان سوالوں کے جواب دیں۔

سوالات:

پہاڑوں پر موجود برف کس وجہ سے پگھلتی ہے؟

جواب: پہاڑوں پر موجود برف سورج کی گرمی کی وجہ سے پگھلتی ہے۔

بارش کیسے برستی ہے؟

جواب: سورج کی حرارت سے دریاؤں اور سمندروں کا پانی بھاپ بن کر اوپر اٹھ جاتا ہے۔ بلندی پر ہوا کے دباؤ کی کمی کی وجہ سے جب درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے تو یہ بھاپ ننھے ننھے قطروں کا روپ دھار لیتی ہے۔ یہی قطرے بارش برساتے ہیں۔

اگر سورج نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟

جواب: اگر سورج نہ ہوتا تو زمین پر ہر وقت اندھیرا ہوتا۔ یہاں شدید سردی ہوتی۔ اندھیرے اور سردی کی وجہ سے یہاں کوئی بھی زندہ نہ بچ پاتا۔ فصلیں وقت پر نہ تیار ہوتیں۔ بارش کے معمول میں بھی تبدیلی ہوتی۔

۶۔ آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ شمسی توانائی کا استعمال کن کن مقاصد کے لیے کیا جاسکتا ہے۔

بچے درج ذیل نکات ذہن میں رکھ کر آپس میں بات چیت کر سکتے ہیں:

شمسی توانائی کا استعمال ہر اس کام کے لیے کیا جاسکتا ہے جس کام کے لیے ہم بجلی کا استعمال کرتے ہیں۔ شمسی توانائی سے روشنی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس سے گھروں میں مختلف مشینیں چلائی جاسکتی ہیں۔ فریج، بلب، ٹیلی ویژن وغیرہ شمسی توانائی سے چلائے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح پانی کے پمپ اور ٹیوب ویل بھی شمسی توانائی کی مدد سے چلائے جاسکتے ہیں۔ شمسی توانائی کی مدد سے کارخانے بھی چلائے جاسکتے ہیں۔

قواعد سیکھیں

۷۔ فاعل اور مفعول کو مدنظر رکھتے ہوئے درست فعل کا استعمال کریں اور جملے مکمل کریں۔

رابعہ نے مضامین ___لکھے___ ۔	لکھا	لکھی	لکھے
لڑکیاں چائے ___پیتی___ ہیں۔	پیتا	پیتی	پیتے
احمد صاحب اپنے ہمسائیوں کا بہت خیال ___رکھتے___ ہیں۔	رکھتا	رکھتی	رکھتے
حمزہ نے سانپ ___مارا___ ۔	مارا	ماری	مارے
عامر اخبار ___پڑھتا___ ہے۔	پڑھتا	پڑھتی	پڑھتے

۸۔ حروف عطف اور حروف جار کا استعمال کرتے ہوئے جملے مکمل کریں۔

- اس ہفتے میرا اُردُو ___اور___ ریاضی کا امتحان ہوگا۔
- باغ ___میں___ پھول کھلے تھے۔
- احمد دادی جان کو دِل ___و___ جان سے پیارا ہے۔
- اپنی پڑھائی ___پر___ توجہ دو۔
- حسن صُبح ___و___ شام دانت صاف کرتا ہے۔
- احمد بازار ___سے___ سبزی لایا۔

لفظوں کا کھیل

۹۔ مثال کے مطابق ہر لفظ کے ہر حرف سے نیا لفظ بنائیں۔

مثال اُستاد | ا اناج | س سال | ت تعلیم | ا اُردو | د دوست

سُورج | حرارت | فضا | زمین | مُشتمل

سورج	س: ساحل	و: ورق	ر: رحمت	ج: جاہل
حرارت	ح: حضرت	ر: رونق	ا: اجازت	ر: راستا
فضا	ف: فائدہ	ض: ضائع	ا: اعلان	ت: تالی
زمین	ز: زنجیر	م: محبت	ی: یاد	ن: نگاہ
مشتمل	م: مٹی	ش: شامل	ت: تعلیم	م: مریض
				ل: لاکھوں

پڑھنا سیکھیں

۱۰۔ دی ہوئی عبارت درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں۔

سُورج کو اس مناسب فاصلے پر کس نے رکھا؟ زمین کے اردگرد حفاظتی خول کس نے بنایا؟ سیاروں کو اپنے اپنے مدار میں چلنے کا پابند کس نے کیا؟ فضا میں آکسیجن کی مناسب مقدار کس نے رکھی؟ ہواؤں، بارشوں اور پانی کا نظام ٹھیک ٹھیک طریقے سے کون چلا رہا ہے؟ یقیناً ہمارا جواب ہوگا: اللہ تعالیٰ۔ غور کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اس کائنات اور اس کے اندر ہر طرح کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر زندگی قائم رکھنے کے لیے ایک ایک چیز کا خیال رکھا ہے اور ہر چیز کو ٹھیک ٹھیک اندازے پر پیدا کیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے انتہا تعریف کے قابل ہے۔

بچے اوپر دی گئی عبارت کو درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں۔

کچھ نیا لکھیں

۱۱۔ ''کائنات کی ہر چیز ایک خاص نظام کے تحت چل رہی ہے'' کے موضوع پر دس سے پندرہ جملوں پر مشتمل ایک مربوط اور رواں مضمون لکھیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات ایک خاص حکمت کے تحت پیدا کی ہے۔ کائنات کی ہر چیز ایک خاص نظام کے مطابق کام کرتی ہے۔ سورج ایک خاص وقت پر طلوع ہوتا ہے اور مقررہ وقت پر غروب ہو جاتا ہے۔ موسموں کے آنے جانے میں بھی ایک ترتیب ہے۔ پودوں کے اگنے اور فصلیں پکنے میں بھی ایک خاص نظام ہے۔ پہلے ہم بیج بوتے ہیں، بیج سے پودا اگتا ہے اور یہی پودا بڑا ہو کر درخت بن جاتا ہے۔ جب تک یہ بڑا درخت نہیں بنتا تب تک اس پر پھل نہیں لگتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص نظام ہے۔ اسی طرح آسمان کو زمین سے خاص فاصلے پر رکھا گیا ہے۔ آسمان بغیر کسی سہارے کے اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے اور کبھی زمین پر نہیں گرتا۔ غرضیکہ کائنات کی ہر چیز ایک خاص نظام کے تحت چل رہی ہے اور یہ نظام اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔

۱۲۔ چاند پر جانے والوں کو کیا کہتے ہیں؟ وہ کس گاڑی میں بیٹھ کر جاتے ہیں؟ ان کا لباس کیسا ہوتا ہے اور وہ سانس لینے کے لیے اپنے ساتھ کیا کیا لے کر جاتے ہیں؟ دس جملوں میں لکھ کر بتائیں۔

چاند پر جانے والوں کو خلا باز کہتے ہیں۔ انھیں خلائی سائنس دان بھی کہا جاتا ہے۔ خلا باز چاند پر جانے کے لیے جس گاڑی کا استعمال کرتے ہیں اسے چاند گاڑی کہتے ہیں۔ انھوں نے ایک خاص قسم کا لباس پہنا ہوتا ہے جس میں سردی یا گرمی نہیں لگتی۔ اسی طرح چونکہ خلا میں آکسیجن نہیں ہے اس لیے وہ سانس لینے کے لیے آکسیجن اپنے ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ خلا باز جو لباس پہنتے ہیں اس میں یہ نظام بھی بنایا جاتا ہے کہ وہ سلنڈر کی مدد سے آکسیجن حاصل کر کے خلا باز کے ناک تک پہنچائیں۔ انسان چاند پر اس لیے جاتے ہیں تاکہ وہ تحقیق کر سکیں کہ وہاں ہم رہ سکتے ہیں یا نہیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۳۔ نظام شمسی کے سیاروں کی تصاویر اور ان کے بارے میں معلومات پر مبنی ایک کتابچہ تیار کریں اور اسکول کی لائبریری میں رکھیں۔

بچے اوپر دی ہوئی ہدایت کے مطابق نظام شمسی کے آٹھوں سیاروں کی تصویریں تلاش کریں اور ان پر مبنی ایک کتابچہ تیار کریں۔

سبق نمبر ۲۲

سنہری باتیں

مشق

اہم الفاظ

۱۔ دیے ہوئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صِلہ	بدلہ	اِبتدا	آغاز
حِکمت	دانائی	خُوش نُودی	خُوشی، رضامندی
مُسلسل	لگاتار	عیب	خرابی

بچے اوپر دیے ہوئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

میرے کرنے کے کام

۲۔ سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پر کریں۔

- اقوال کا مطلب ہے: ___باتیں___ ۔
- والدین کی خُوش نُودی دُنیا میں ___دولت___ اور آخرت میں نجات ہے۔
- ہر ___اچھے___ کام کی اِبتدا مُشکل لگتی ہے۔
- اچھا ___دوست___ وہ ہے جو مُصیبت میں کام آئے۔
- کھانے میں عیب نہ نکالو، اگر ___پسند___ نہ ہو تو مت کھاؤ۔

۳۔ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
انسانوں سے مَحبّت کرنا اللہ تعالیٰ سے مَحبّت کرنا ہے۔	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ہر اچھی بات سیکھو، پھر دوسروں کو سکھاؤ۔	شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
خُوش رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کو خُوش رکھو۔	مولانا جلال الدّین رومی رحمۃ اللہ علیہ
اگر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو مُسلسل محنت کرو۔	حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ہر اچھے کام کی اِبتدا مُشکل لگتی ہے۔	شیخ علم الدّین

۴۔ دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) اقوال زریں سے کیا مراد ہے؟

جواب: اقوال زریں سے مراد ایسی باتیں ہیں جو حکمت سے بھرپور ہوں اور جن پر عمل کر کے ہم اپنی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لا سکیں۔

(ب) نیکی کے کام میں کیوں جلدی کرنی چاہیے؟

جواب: نیکی کے کام میں اس لیے جلدی کرنی چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ سے اس کا صلہ بھی جلدی مل سکے۔

(ج) والدین کی خوش نودی میں کیا چھپا ہوا ہے؟

جواب: والدین کی خوش نودی دنیا میں دولت اور آخرت میں نجات ہے۔

(د) کون سی تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں؟

جواب: سلام کرنے میں پہل کرنا، محفل میں دوسروں کے لیے جگہ خالی کرنا اور دوسروں کو اچھے نام سے پکارنا۔

(ہ) سبق میں دیے ہوئے اقوال پر عمل کرنے سے ہماری زندگی میں کیا تبدیلی آسکتی ہے؟

جواب: ان اقوال پر عمل کر کے ہماری زندگیوں میں اچھی تبدیلی آسکتی ہے۔ ان اقوال سے ہم بہت سی باتیں سیکھ سکتے ہیں اور یہ باتیں زندگی میں ہمارے کام آسکتی ہیں۔

بات سے نکلے بات

۵۔ آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ کون سی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں اور کن باتوں پر آئندہ عمل کرنا چاہیں گے۔

بچے درج ذیل نکات ذہن میں رکھ کر آپس میں بات چیت کر سکتے ہیں:

میں والدین کی خدمت کرتا ہوں اور ان کا کہنا مانتا ہوں۔ سلام کرنے میں پہل کرتا ہوں اور دوسروں کو اچھے ناموں سے پکارتا ہوں۔ اس کے علاوہ لوگوں سے خوش اخلاقی سے ملتا ہوں۔ میں جن باتوں پر آئندہ عمل کرنا چاہوں گا وہ یہ ہیں: نیک لوگوں سے میل جول رکھوں گا۔ انسانوں سے محبت کروں گا۔ مسلسل محنت کروں گا اور کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالوں گا۔

قواعد سیکھیں

۶۔ دیے ہوئے جملوں میں مناسب جگہ پر وقفہ، ختمہ، سکتہ اور استفہامیہ کی علامت لگائیں۔

- جیسا کرو گے ویسا بھرو گے
- کیا آپ دوستوں رشتے داروں اور ہمسائیوں کا خیال رکھتے ہیں
- جو شخص مجھ سے آپ سے باتیں کر رہا تھا وہ کون تھا
- چڑیا گھر میں شیر ہاتھی اُونٹ دریائی گھوڑے اور ہرن تھے
- ثمرہ مومنہ اور ماہم نے آج کون سا کھیل کھیلا
- میرے بستے میں کتابیں کاپیاں ڈائری اور کھانے کا ڈبا ہے

درست جملے:

- جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے۔
- کیا آپ دوستوں، رشتے داروں اور ہمسائیوں کا خیال رکھتے ہیں؟
- جو شخص مجھ سے، آپ سے باتیں کر رہا تھا؛ وہ کون تھا؟
- چڑیا گھر میں شیر، ہاتھی، اونٹ، دریائی گھوڑے اور ہرن تھے۔
- نمرہ، مومنہ اور ماہم نے آج کون سا کھیل کھیلا؟
- میرے بستے میں کتابیں، کاپیاں، ڈائری اور کھانے کا ڈبا ہے۔

۷۔ دیے ہوئے الفاظ کی تذکیر و تانیث کو مد نظر رکھتے ہوئے جملے بنائیں۔

دولت　افضل　صلہ　محبت　عیب　ابتدا

الفاظ	تذکیر و تانیث	جملے
دولت	مؤنث	علم جیسی دولت چرائی نہیں جا سکتی۔
افضل	مذکر	صدقہ دینا افضل کام ہے۔
صلہ	مذکر	اچھے کاموں کا صلہ اچھا ملتا ہے۔
محبت	مؤنث	ہمیں انسانوں سے محبت کرنی چاہیے۔
عیب	مذکر	جھوٹ بولنا بہت بڑا عیب ہے۔
ابتدا	مؤنث	ہر کام کی ابتدا اللہ کا نام لے کر کریں۔

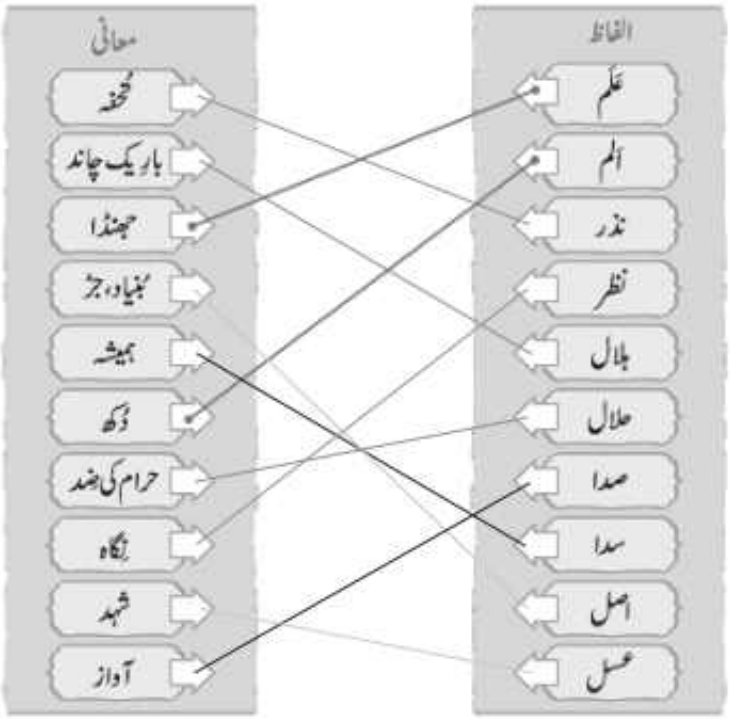
۸۔ نمایاں کیے ہوئے مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر لکھ کر جملے مکمل کریں۔

- میرے چچا اور _____ اسلام آباد میں رہتے ہیں۔
- _____ اور گھوڑی گھاس کھا رہے تھے۔
- بلّی کو دیکھ کر چوہا اور _____ بل میں گھس گئے۔
- سارہ کے _____ اور والدہ حج پر گئے۔
- تایا جان اور _____ کل لاہور آئیں گے۔

- میرے چچا اور چچی اسلام آباد میں رہتے ہیں۔
- گھوڑا اور گھوڑی گھاس کھا رہے تھے۔
- بلی کو دیکھ کر چوہا اور چوہیا بل میں گھس گئے۔
- سارہ کے والد اور والدہ حج پر گئے۔
- تایا جان اور تائی جان کل لاہور آئیں گے۔

لفظوں کا کھیل

۹۔ دیے ہوئے الفاظ پڑھنے میں ایک جیسے مگر املا اور معانی کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ مثال کے مطابق الفاظ کو ان کے درست معانی سے ملائیں۔



پڑھنا سیکھیں

۱۰۔ دی ہوئی عبارت درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں اور آخر میں سوالوں کے زبانی جواب دیں۔

''خدمتِ خلق'' ایک جامع لفظ ہے۔ یہ لفظ اپنے اندر ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ ''خلق'' کا مطلب مخلوق ہے یعنی اس زمین پر رہنے، بسنے والی ہر جان دار چیز۔ ان سب کی خدمت کرنا، ان کا خیال رکھنا، ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ ایمان لانے والوں کی جن صفات کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، یتیموں کی دیکھ بھال کرنا اور مسکینوں کو کھانا کھلانا بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ نے اپنی پوری زندگی دوسروں کی خدمت میں گزاری۔

بچے اوپر دی ہوئی عبارت درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں۔ اس دوران میں تلفظ کا خاص خیال رکھیں۔

سوالات:

خدمت خلق سے کیا مراد ہے؟

جواب: خدمت خلق سے مراد ہے زمین پر بسنے والی ہر جان دار چیز کا خیال رکھنا۔

ایمان والوں کی کوئی سی دو صفات بتائیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اور یتیموں کی دیکھ بھال کرنا۔

ہمارا اخلاقی فرض کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا خیال رکھنا ہمارا اخلاقی فرض ہے۔

کچھ نیا لکھیں

۱۱۔اپنے دوست کے نام ایک خط لکھیں اور اسے سبق "سنہری باتیں" کی اہم باتیں بتائیں۔

ذیشان کالونی، کمالیہ

۱۰ مارچ ۲۰۲۲ء

پیارے دوست اسلم!

السلام علیکم

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں اور میرے گھر والے بھی اللہ تعالیٰ کے کرم سے ٹھیک ٹھاک ہیں۔ ہماری اردو کی کتاب میں ایک سبق "اقوال زریں" کے نام سے شامل ہے۔ پچھلے ہفتے ہم نے یہ سبق جماعت میں پڑھا۔ مجھے یہ سبق پڑھ کر بہت سی اچھی اچھی باتوں کا پتہ چلا ہے۔ میں نے سوچا کیوں نہ میں یہ باتیں تمھیں بھی بتاؤں۔ مجھے امید ہے کہ ان میں سے اکثر باتیں تمھارے لیے بھی نئی ہوں گی اور جب تمھیں ان کے بارے میں پتہ چلے گا تو تمھیں بھی خوشی ہو گی۔ اس میں سب سے اچھی بات مجھے یہ لگی کہ اگر ہم خوش رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم دوسروں کو بھی خوش رکھیں۔ دوسروں کی خوشی میں ہماری خوشی ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہ نیکی کے کام میں ہمیں جلدی کرنی چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ سے اس نیکی کا انعام بھی ہمیں جلدی جلدی مل جائے۔ پھر یہ کہ ہمیں مصیبت کے وقت دوستوں کی مدد کرنی چاہیے۔ ہمیں سلام میں ہمیشہ پہل کرنی چاہیے۔ محفل میں دوسروں کے لیے جگہ خالی کرنی چاہیے۔ دوسروں کو اچھے ناموں سے پکارنا چاہیے۔ اس کے علاوہ سب سے قیمتی بات یہ کہ ہمیں والدین کو ہمیشہ خوش رکھنا چاہیے۔

خط کے جواب میں مجھے ضرور بتانا کہ تمھیں یہ باتیں پسند آئی ہیں یا نہیں۔ میں تمھارے جواب کا انتظار کروں گا۔

والسلام!

تمھارا دوست

محمد خلیق

۱۲۔ ''نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا'' کے موضوع پر دس سے پندرہ جملوں پر مشتمل ایک مضمون لکھیں۔

''نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا''

نامی کا مطلب ہے نام ور یا مشہور جبکہ مشقت کا مطلب ہے سخت محنت۔ اس جملے کا مطلب ہے کہ دنیا میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو بغیر محنت کیے ہوئے نام ور ہو گیا ہو۔ زندگی میں کامیاب ہونے کا راز یہی ہے کہ انسان سخت محنت کرے۔ ایک طالب علم اس طرح سخت محنت کر سکتا ہے کہ وہ اچھی طرح اپنا سبق یاد کرے۔ خوب دل لگا کر لکھنے کی مشق کرے۔ نئی نئی چیزیں سیکھے اور زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرے۔ اگر وہ دل لگا کر محنت کرے گا تو ہر جماعت میں کامیاب ہو گا۔ اس طرح محنت اس کی عادت بن جائے گی۔ پھر جب وہ بڑا ہو کر زندگی کے کسی شعبے سے وابستہ ہو گا تو وہاں بھی محنت کرے گا۔ اسی محنت کے نتیجے میں لوگ اس کے کام کو جانیں گے۔ یہی محنت اس کی پہچان بن جائے گی اور سب لوگ اس کی عزت کریں گے۔ ہمیں کسی صورت میں بھی محنت سے جی نہیں چرانا چاہیے۔ اگر ہم اس اصول پر عمل کر لیں تو ہم بھی دنیا میں نام ور ہو جائیں گے۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۳۔ ایک چارٹ پر اقوال زریں خوش خط لکھیں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

بچے دی گئی ہدایت کے مطابق ایک چارٹ تیار کریں۔ چارٹ پر سبق میں دیے گئے اقوال زریں خوش خط انداز میں لکھیں۔ بعد میں یہ چارٹ کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

سبق نمبر ۲۳

ٹوٹ بٹوٹ کے مہمان

مشق

اہم الفاظ

۱۔ دیے ہوئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
للچانا	لالچ کرنا	ہچکی	وہ ہوا جو آواز کے ساتھ گلے سے رُک کر نکلتی ہے
گھبرانا	پریشان ہونا	بھولا بھالا	سیدھا سادھا

بچے اوپر دیے ہوئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

میرے کرنے کے کام

۲۔ نظم کے مطابق درست الفاظ چن کر مصرعے مکمل کریں۔

ٹوٹ بٹوٹ کی باتیں سن کر پہلے وہ ___گھبرائے___	گھبرائے	شرمائے
پھر بولا یہ گھر ہے تمھارا، سمجھو مجھے ___غُلام___	نوکر	غُلام
دونوں تھے ___دو___ دِن کے بُھوکے، مرتے کیا نہ کرتے	تین	دو
اب کیسی ___مہمانی___ یارو، اب کیسا مہمان	مہمانی	میزبانی
پان میں چُونا تیز لگا تھا، فوراً ___ہچکی___ آئی	کھانسی	ہچکی

۳۔ نظم کے مطابق الفاظ کی ترتیب درست کر کے مصرعے دوبارہ لکھیں۔

حالت ڈر کر کی چُوہوں چوہے بھاگے پوچھو نہ ___چوہوں کی حالت نہ پوچھو ڈر کر بھاگے چوہے___

گے کھائیں پہلے ہم چٹنی، کھائیں پھر پان گے ___ہم کھائیں گے پہلے چٹنی، پھر کھائیں گے پان___

اک چُوہا شیطان بُھولا، بھالا اِک تھا چُوہا ___اک چوہا تھا بھولا بھالا، اک چوہا شیطان___

نے دونوں مُنھ آخر کھولا ڈرتے بولے ڈرتے ___دونوں نے آخر منھ کھولا، بولے ڈرتے ڈرتے___

نے ٹوٹ بٹوٹ ہلایا ہاتھ سلام کر جُھک کیا ___ٹوٹ بٹوٹ نے ہاتھ ہلایا، جھک کر کیا سلام___

۴۔ دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) ٹوٹ بٹوٹ کے گھر میں کتنے چوہے مہمان آئے؟

جواب: ٹوٹ بٹوٹ کے گھر میں دو چوہے مہمان بن کر آئے۔

(ب)ٹوٹ بٹوٹ نے سلام کے بعد مہمانوں سے کیا کہا؟

جواب: ٹوٹ بٹوٹ نے سلام کے بعد مہمانوں سے کہا کہ ٹوٹ بٹوٹ کے گھر کو اپنا گھر اور اسے اپنا خدمت گار سمجھیں۔

(ج)دیے ہوئے شعر کی نثر لکھیں:

ہم کھائیں گے پہلے چٹنی، پھر کھائیں گے پان

ٹوٹ بٹوٹ کے گھر میں آئے دو چوہے مہمان

جواب: ہم پہلے چٹنی کھائیں گے اور پھر ہم پان کھائیں گے

ٹوٹ بٹوٹ کے گھر میں دو چوہے مہمان بن کر آئے

(د)اس نظم سے ہمیں کیا اخلاقی سبق ملتا ہے؟

جواب: اس نظم سے ہمیں یہ اخلاقی سبق ملتا ہے کہ میزبان کو چاہیے کہ مہمانوں کی خدمت کرے اور مہمانوں کو چاہیے کہ میزبان سے طرح طرح کی فرمائشیں کر کے اسے تنگ نہ کریں۔

(ہ)آپ کو اس نظم کا کون سا شعر زیادہ پسند آیا اور کیوں؟

جواب: مجھے اس نظم کا یہ شعر سب سے زیادہ پسند آیا ہے:

چٹنی میں تھا مرچ مسالہ، دینے لگے دہائی

پان میں چونا تیز لگا تھا فوراً ہچکی آئی

مجھے یہ شعر اس لیے پسند آیا ہے کیونکہ اسے پڑھ کر مجھے بہت ہنسی آتی ہے۔

بات سے نکلے بات

۵۔آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ طنز اور مزاح میں کیا فرق ہے۔ ہمیں مذاق کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

بچے درج ذیل نکات ذہن میں رکھ کر آپس میں بات چیت کر سکتے ہیں:

طنز کا مطلب ہے اپنے ارد گرد پائی جانے والی خرابیوں پر سنجیدگی سے تنقید کرنا جبکہ مزاح سے مراد ہے کہ اپنے ارد گرد کے معاملات پر ہلکے پھلکے انداز میں تبصرہ کرنا۔ طنز عام طور پر سیدھے سیدھے لفظوں میں کیا جاتا ہے اور اسی وجہ سے بعض اوقات یہ برداشت سے باہر ہو جاتا ہے۔ دوسری جانب مزاح کے ذریعے تنقید کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس طریقے سے ہنسی مذاق میں سنجیدہ بات کہہ دی جاتی ہے۔ مزاح عام طور پر زیادہ قابل برداشت ہوتا ہے۔ ہمیں مذاق کرتے وقت خیال رکھنا چاہیے کہ ہمارے مذاق سے کسی کی دل آزاری نہ ہو رہی ہو۔ مذاق کی وجہ سے ہمارے آپس کے تعلقات خراب نہیں ہونے چاہییں۔ اگر کبھی ہمارا مذاق دوسروں کو ناگوار گزرے تو ہمیں معذرت کر لینی چاہیے۔

۶۔"بچوں کی درسی کتب میں مزاحیہ نظموں کا ہونا کیوں ضروری ہے؟" اس موضوع پر گروہی صورت میں بات چیت کریں۔

بچے درج ذیل نکات ذہن میں رکھ کر آپس میں گروہی صورت میں بات چیت کر سکتے ہیں:

درسی کتب میں ہر طرح کی کہانیاں، مضمون اور نظمیں ہونی چاہییں۔ اگر کتابوں میں صرف سنجیدہ کہانیاں اور نظمیں ہی ہوں گی تو ہم انھیں پڑھ کر جلد اکتا جائیں گے۔ مزاح ہماری زندگی میں بہت اہم ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ درسی کتابوں میں بھی مزاحیہ نظمیں، کہانیاں اور مضمون شامل ہونے چاہییں۔ مزاحیہ نظمیں پڑھنے سے ہمیں اس بات کا پتہ چلے گا کہ مزاح کے انداز میں بات کیسے کی جاتی ہے۔

قواعد سیکھیں

۷۔ حروف ندا، حروف افسوس اور حروف استعجاب چن کر جملے مکمل کریں۔

لوگو	ارے واہ	مُسلمانو	ہائے ہائے	آہ	افسوس

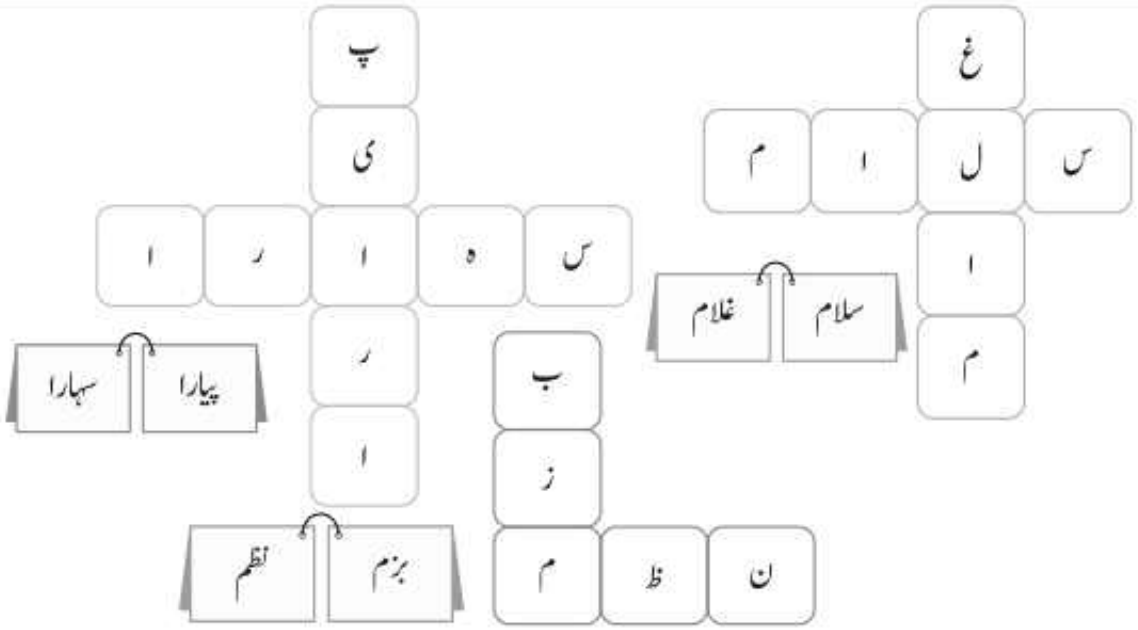
ارے واہ	!	آپ نے تو کمال ہی کر دیا۔	آہ	!	میرا سامان گُم ہو گیا۔
لوگو	!	میری بات غور سے سنو۔	مسلمانو	!	ایک ہو جاؤ۔
افسوس	!	میں اُس کی مدد نہیں کر سکا۔	ہائے ہائے	!	اُس کا بچّہ کھو گیا۔

۸۔ جملوں کے سامنے دیے ہوئے واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھ کر جملے مکمل کریں۔

ہمیں دوسروں کے ___حقوق___ کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔	حق
باغ میں ہر طرف پھُولوں کی ___خوشبو___ پھیلی تھی۔	خُوشبوئیں
رضا نے گملے میں ___پودا___ لگایا۔	پودے
پہاڑ کی ___چوٹی___ پر برف جمی ہوئی تھی۔	چوٹیاں
لوگ دُکان سے ضرورت کی ___اشیا___ خرید رہے تھے۔	شے

لفظوں کا کھیل

۹۔ خالی جگہ میں درست حروف لکھ کر ہم آواز الفاظ بنائیں اور دی ہوئی جگہ میں لکھیں۔



پڑھنا سیکھیں

۱۰۔ دیا ہوا واقعہ درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں اور اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

مشہور شاعر مرزا غالب آم کھانے کے شوقین تھے۔ اہلِ شہر انھیں تحفے کے طور پر آم بھیجا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ دُور دراز سے بھی لوگ انھیں آم بھیجتے تھے۔ آموں سے مرزا غالب کا جی نہیں بھرتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک محفل میں مرزا غالب اور ان کے چند دوست موجود تھے۔ سب ''آموں'' سے متعلق اپنی رائے پیش کر رہے تھے کہ اس میں کیا کیا خوبیاں ہونی چاہییں۔ محفل میں موجود سب لوگ جب اپنی رائے دے چکے تو مرزا صاحب نے اپنی رائے یُوں بیان کی: ''بھئی! میرے سامنے آم میں صرف دو باتیں ہونی چاہییں۔ میٹھا ہو اور بہت ہو۔'' یہ سنتے ہی سب حاضرین ہنس پڑے۔

بچے اوپر دی ہوئی عبارت درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں۔ اس دوران میں تلفظ کا خاص خیال رکھیں۔ بعد میں درج ذیل طریقے سے اس واقعے کو اپنے الفاظ میں بیان کریں:

مرزا غالب کو آم بہت پسند تھے۔ ان کے چاہنے والے انھیں دور دور سے آموں کے تحفے بھیجتے تھے۔ ایک بار ایک محفل میں مرزا غالب اور ان کے کچھ دوست موجود تھے۔ سب آموں کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ جب سب لوگ اپنی بات کہہ چکے تو مرزا غالب بولے کہ آم میں دو خوبیاں ہونی چاہییں۔ ایک تو یہ کہ میٹھا ہو اور دوسرا یہ کہ تعداد میں بہت زیادہ ہو۔ یہ بات سن کر سب لوگ ہنسنے لگے۔

کچھ نیا لکھیں

۱۱۔ نظم ''ٹوٹ بٹوٹ کے مہمان'' میں بیان کیا گیا واقعہ کہانی کی صورت میں لکھیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ٹوٹ بٹوٹ کے گھر میں دو چوہے مہمان بن کر آئے۔ ان میں سے ایک تو بھولا بھالا تھا جبکہ دوسرا بڑا شیطان تھا۔ ٹوٹ بٹوٹ نے انھیں سلام کیا اور کہا کہ وہ اسے اپنا ہی گھر سمجھیں اور ٹوٹ بٹوٹ کو اپنا خدمت گار سمجھیں۔ پہلے تو چوہے گھبرا گئے۔ انھیں شرم بھی آ رہی تھی مگر وہ دو دن سے

بھوکے تھے اس لیے ڈرتے ڈرتے انھوں نے فرمائش کر دی کہ پہلے ہم چٹنی کھائیں گے اور پھر پان کھائیں گے۔ ٹوٹ بٹوٹ نے انھیں دونوں چیزیں لا کر دیں۔ چٹنی میں مرچ مسالہ بہت تیز تھا اور پان میں چونا زیادہ لگا ہوا تھا۔ چٹنی کھا کر دونوں کا برا حال ہو گیا۔ دونوں ڈر کر وہاں سے بھاگ گئے۔ ٹوٹ بٹوٹ ان کے پیچھے بھاگا مگر چوہے واپس نہ آئے۔

۱۲۔ نظم ''ٹوٹ بٹوٹ کے مہمان'' کا مرکزی خیال لکھیں۔

''ٹوٹ بٹوٹ کے مہمان'' ایک مزاحیہ نظم ہے۔ اس نظم کا مرکزی خیال ایک خاص واقعہ بیان کر کے مزاح پیدا کرنا ہے۔ یہ نظم صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کے تخلیق کیے گئے مزاحیہ کردار ٹوٹ بٹوٹ کے دو مہمانوں کا قصہ سناتی ہے۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۳۔ کمرا جماعت میں مزاحیہ مشاعرے کا اہتمام کریں۔ اس کے لیے دعوت نامے تیار کریں۔ ان دعوت ناموں کے ذریعے سے ہیڈ ماسٹر صاحب/ہیڈ مسٹریس صاحبہ اور دیگر اساتذہ کرام کو مشاعرے میں مدعو کریں۔

بچے اوپر دی ہوئی ہدایت کے مطابق دعوت نامے تیار کریں اور اساتذہ کرام کو مشاعرے میں مدعو کریں۔ بچے پچھلے اسباق میں دعوت نامہ لکھنے کا طریقہ سیکھ چکے ہیں۔

۱۴۔ لائبریری/انٹرنیٹ یا بچوں کے رسائل میں سے مزاحیہ کہانیاں اور لطیفے اکٹھے کر کے ایک کتابچہ بنائیں۔ بعد ازاں کتابچہ لائبریری میں رکھیں تاکہ دوسرے بچے بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔

بچے اوپر دی ہوئی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے مزاحیہ کہانیوں اور لطیفوں پر مبنی ایک کتابچہ بنائیں اور لائبریری میں رکھیں۔

جائزہ-۵

سننا/بولنا

۱۔ کسی کو مشکل میں دیکھ کر اس کی مدد کیوں کرنی چاہیے؟ مدد کرنا کیسا عمل ہے؟

بچے درج ذیل نکات ذہن میں رکھ کر آپس میں بات چیت کر سکتے ہیں:

کسی کی مدد کرنا بہت اچھا عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دوسروں کی خدمت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر کوئی مشکل میں ہو تو ہمیں اس کی مشکل دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ یہ دوسرے لوگوں کا حق ہے کہ ہم ان کی مدد کریں اور ہمارا فرض ہے کہ ہم کسی کو مشکل میں دیکھیں تو اس کی مدد کریں۔ والدین، گھر والوں، پڑوسیوں، مسافروں، ہم جماعتوں، ساتھیوں، دوستوں، رشتے داروں؛ ہمیں سب کی مدد کرنی چاہیے۔

۲۔ آپ کو دوستوں کے ساتھ کسی جگہ کی سیر کے لیے جانا ہو تو آپ کس جگہ جانا پسند کریں گے؟ وجہ بھی بتائیں۔

اگر مجھے دوستوں کے ساتھ کسی جگہ کی سیر کے لیے جانا ہو تو میں پارک میں جاؤں گا۔ مجھے سیر کے لیے پارک بہت پسند ہے۔ پارک کھلی جگہ پر بنا ہوتا ہے اور اس میں جھولے بھی لگے ہوتے ہیں۔ یہاں ہم واک کر سکتے ہیں اور جھولے لے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں ہم دوست مل کر کھیل سکتے ہیں۔ پارک میں کھلی ہوا ہوتی ہے اور کھلی ہوا میں سانس لینے سے طبیعت تازہ دم ہو جاتی ہے۔

پڑھنا

۳۔ دیے ہوئے اشعار درست تلفظ، لے، آہنگ اور روانی سے پڑھیں۔

یہ فرمایا ہے ربِّ دو جہاں نے — سلوک اچھا کرو باپ اور ماں سے
تُم ان کے پیار کا دم بھرتے رہنا — دُعا یوں ان کے حق میں کرتے رہنا
مُجھے بچپن سے جس شفقت سے پالا — تو رکھ ان پر اسی شفقت کا سایہ
ہے جنّت ماں کے قدموں کے نیچے — یہ فرمایا میرے سچّے نبی ﷺ نے
میرے سُکھ کے لیے راتوں کو جاگی — نہ اس نے آنکھ پل بھر کو بھی جھپکی
کرے گا کیا کوئی اِیثار ایسا — کہاں سے لائے گا کوئی دِل ایسا
خُدا مُجھ کو بھی یہ توفیق بخشے — میں اس کے کام آؤں جان و دِل سے
اگر فضل ہو جائے خُدا کا — یہی ہے راستہ اس کی رضا کا

(حفیظ الرحمٰن احسن)

بچے اوپر دیے ہوئے اشعار درست تلفظ، لے، آہنگ اور روانی سے پڑھیں۔

قواعد

۴۔ دیے ہوئے واحد الفاظ کی جمع اور جمع الفاظ کے واحد لکھیں۔

واحد	جمع
ہوا	ہوائیں
اخبار	اخباریں
عمارت	عمارتیں
گھٹا	گھٹائیں

۵۔ دیے ہوئے مذکر کے مؤنث لکھیں۔

مذکر	مؤنث
ماموں	ممانی
چچا	چچی
خالو	خالہ
شیر	شیرنی
ناگ	ناگن
مور	مورنی

۶۔ جملوں کے سامنے دیے ہوئے الفاظ کے متضاد لکھ کر جملے مکمل کریں۔

- جھوٹ کو ہمیشہ ___شکست___ ہوتی ہے۔ — فتح
- اپنا کام ___ادھورا___ مت چھوڑیں۔ — پورا
- صبا ایک ___سمجھ دار___ لڑکی ہے۔ — بیوقوف
- مسلسل محنت سے کام ___آسان___ ہو جاتے ہیں۔ — دشوار

لکھنا

۷۔ اپنے کسی یادگار دن کا احوال ڈائری کی صورت میں لکھیں۔

۱۵۔فروری ۲۰۲۲ء

پیاری ڈائری!

مجھے وہ دن ہمیشہ یاد رہے گا جب ابو جان مجھے میلاد کھانے لے گئے تھے۔ ہمارے گھر کے پاس ہر سال ایک میلہ لگتا ہے۔ سب بچوں کو اس میلے کا انتظار رہتا ہے کیونکہ اس میں کھانے پینے کی بہت ساری چیزیں ایک جگہ پہ ملتی ہیں۔ طرح طرح کے جھولے لگتے ہیں۔ مختلف کھیل تماشے ہوتے ہیں۔ کھیلوں کے مقابلے ہوتے ہیں۔ طرح طرح کے جانور نظر آتے ہیں۔ مجھے جب ابو جان پہلی مرتبہ میلے میں لے کر گئے تو میں سب کچھ دیکھ کر بہت زیادہ حیران ہوا۔ مجھے خوشی بھی بہت ہوئی۔ اتنے سارے لوگ وہاں آئے ہوئے تھے۔ ایک طرف جھولے لگے تھے اور دوسری طرف سرکس میں تماشے دکھائے جا رہے تھے۔ ایک طرف کھانے پینے اور کھلونوں کی دکانیں سجی تھیں۔ اور ایک طرف کھیل کے میدان میں کبڈی کا مقابلہ ہو رہا تھا۔ مجھے ابو جان نے کھانے کے لیے جلیبیاں لے کر دی تھیں۔ اس کے علاوہ میں نے کھلونے بھی خریدے تھے۔ مجھے یہ دن ہمیشہ یاد رہے گا۔

۸۔ وقت کی پابندی کیوں ضروری ہے؟ دس سے پندرہ جملوں میں لکھ کر بتائیں۔

وقت بہت قیمتی چیز ہے۔ ہمیں وقت کی قدر کرنی چاہیے۔ جو لوگ وقت ضائع کرتے ہیں وہ زندگی میں بہت زیادہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ وقت کی پابندی سے مراد یہ ہے کہ جو کام جس وقت پر ہونا چاہیے اسے اسی وقت پر کر لینا چاہیے۔ اگر وہ کام وقت پر نہ کیا جائے تو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ مقررہ وقت کے بعد وہ کام کر بھی لیا جائے تو اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر اگر ہم نے دوسرے شہر جانا ہے اور ایک مقرر وقت تک ہمیں لاری اڈے جا کر بس میں سوار ہونا ہے تو ہمیں مقررہ وقت پر وہاں پہنچ جانا چاہیے۔ اگر ہم مقررہ وقت پر وہاں نہیں پہنچیں گے تو ہمیں گاڑی نہیں ملے گی اور ہم اس دن دوسرے شہر نہیں جا سکیں گے۔ اس طرح ہمیں بہت زیادہ پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس پریشانی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم وقت کی پابندی کریں۔ وقت کی پابندی کرنے سے زندگی میں نظم و ضبط پیدا ہوتا ہے۔

***